ادائیگی خراج کا طریقہ اور خراج سے سرکاری محصول کی منہائی

چھٹا فقہی سمینار منعقدہ: ۱۷-۲۰/رجب ۱۴۱۴ھ مطابق ۳۱/دسمبر ۱۹۹۳ء - ۳ جنوری ۱۹۹۴ء، جامعہ دار السلام، عمر آباد

۱- بعض شرکاء کی رائے میں خراج واجب نہیں ہوتا۔

لیکن جو شرکاء سمینار ہندوستان کی خراجی زمینوں میں خراج لازم قرار دیتے ہیں اور خراج کو حق شرعی قرار دے کر واجب الادا کہتے ہیں، ان کا رجحان یہ ہے کہ زمین کا سرکاری لگان ادا کرنے سے خراج شرعی ادا نہیں ہوگا؛ بلکہ مسلمان مالک زمین پر لازم ہے کہ خراج خود نکال کر مصارف خراج میں صرف کرے۔

اور بعض شرکاء سمینار کی رائے ہے کہ خراج شرعی سے سرکاری لگان منہا کرنے کے بعد خراج کی باقی مقدار مصارف خراج میں صرف کرنا ضروری ہے۔

۲- ہندوستان کی خراجی زمینوں پر خراج مقاسمہ لازم ہے یا خراج موظف؟

اس سلسلے میں بعض شرکاء سمینار نے ادائیگی اور حساب کی سہولت کے پیش نظر تمام خراجی زمینوں میں خراج مقاسمہ لازم قرار دیا ہے۔

لیکن وجوب خراج کا رجحان رکھنے والے اکثر حضرات کے نزدیک جن زمینوں کے بارے میں تاریخی طور پر ثابت ہے کہ فتح اسلامی کے بعد ان پر خراج مقاسمہ لازم قرار دیا گیا تھا (مثلاً گجرات وراجپوتانہ) ان میں خراج مقاسمہ لازم ہوگا، اور اس کی مقدار وہی ہوگی جو اسلامی فتوحات کے وقت متعین کی گئی، اور باقی تمام خراجی زمینوں میں خراج موظف کی ادائیگی لازم ہوگی۔

۳- وجوب خراج کا رجحان رکھنے والے اکثر شرکاء سمینار نے توظیف عمری کو بنیاد بنا کر غلہ اور کپاس جیسی عام پیداوار کی خراجی زمینوں میں فی جریب ایک درہم نقد (یعنی ساڑھے تین ماشہ چاندی یا اس کی قیمت) اور پیداوار میں سے ایک صاع (یعنی تین کلو تین سو پچیس گرام) لازم قرار دیا ہے، اور سبزیوں کی زمین میں فی جریب پانچ درہم یا اس کی قیمت، اور انگور یا کھجور کے متصل درختوں والے باغ پر فی جریب دس درہم چاندی یا اس کی قیمت لازم قرار دی ہے۔

☆☆☆